السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بینکوں کے حصص خریدنے اور پھر ایک مدت کے بعد ان کے فروخت کر دینے کے بارے میں کیا حکم ہے جب کہ اس طرح ایک ہزار کے تین ہزار بن جاتے ہیں، کیا اسے سود قرار دیا جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بینکوں کے حصص کی خرید و فروخت جائز نہیں کیونکہ یہ نقدی کے ساتھ بیع ہے اور اس میں تساوی اور قبضہ میں لینے کی شرط مفقود ہے اور پھر بینک سودی ادارے ہیں ان کے ساتھ تعاون اور ان کے ساتھ بیع و شراء (خرید و فروخت) کا معاملہ جائز نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ ۲/۵)

''نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو۔''

(اور حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سود کھانے، کھلانے اور اس کے لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر ہیں'' (صحیح مسلم

آپ صرف اپنے اصل زر ہی کو لے سکتے ہیں۔ آپ کے لئے اور آپ کے علاوہ دیگر مسلمانوں کے لئے میری وصیت یہ ہے کہ تمام سودی معاملات سے اجتناب کریں اور جو کچھ قبل ازیں ہو چکا اس سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں کیونکہ سودی معاملات

اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ ہیں اور اللہ تعالی کے غضب و عقاب کا باعث ہیں، ارشاد باری تعالی ہے:

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ٢٧٥ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ (البقرۃ ۲/۲۷۵-۲۷۶)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن (شیطان) نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو، یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) ہے حالانکہ سودے (تجارت) کو اللہ نے حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام، جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا، اور (قیامت کے دن) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد۔ اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے۔ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات (خیرات) کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی نہ شکرے گناہ گار سے محبت نہیں رکھتا۔''

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٢٧٨ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (البقرۃ ۲/۲۷۸-۲۷۹)

''مومنو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے۔ اسے چھوڑ دو اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور اگر توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے (یعنی) جس میں نہ اوروں کا نقصان ہو اور نہ ہی تمہارا نقصان۔''

مقالات وفتاویٰ ابن باز